ندائے سوز

(از محترمہ حافظۂ قرآن، فاضلۂ دینیات، نورجہاں بیگم صاحبہ ندا ایف اے [illegible])

کہوں کیا اے ندا اب کیا فضائے باغ عالم ہے
خزاں کا دور دورہ ہے بہارِ گل کا ماتم ہے

ہمارے دل سے تو پوچھے کوئی جذبات کا عالم
یہ ہے وہ ساز جسکی ہر صدا ایک نغمۂ غم ہے

فلک کے گود میں ہے آجکل احساس بیداری
نہیں کچھ زندگی جس میں ہمارا اب وہ عالم ہے

ہمارے ہاتھ رہ سکتا ہے میدانِ عمل کیوں کر
نہیں وہ شوقِ جانبازی سرِ تسلیم گو خم ہے

ہمیں مطلق نہیں احساس اچھائی برائی کا
زمانہ جسقدر برباد کر دے اسقدر کم ہے

کبھی تاریخ عالم کا ہمیں سے نام روشن تھا
ہمارے نام سے شرمندہ اب تاریخِ عالم ہے

حیاتِ مطمئن ہم کو میسر ہی نہیں آتی
جہانِ زندگی کا ذرہ ذرہ آج برہم ہے

فرائض سے ہوئے ہیں بے خبر ہم اس زمانے میں
زمانہ ہم کو ہنس ہنس کر کہے جو کچھ بھی وہ کم ہے

ندا یہ سب ہے زیبا نارووی کے فیض کا حاصل
ہماری نظم میں پنہاں حقیقت ہائے عالم ہے

Accession Number 38060
Date..........

نغماتِ بیداری

(از محترمہ قمر النساء صاحبہ مریخ کاشمیری زیبائی کلکتوی)

یہ جذبہ کوئی جذبہ ہے یہ کیا جذبے کا عالم ہے
ارادے تو بہت کچھ ہیں مگر اس پر عمل کم ہے

تجھے افسوس کیوں آتا نہیں اپنی تباہی پر
زمانہ ہو گیا تو مبتلائے حسرت و غم ہے

نہ تجھ میں وضع داری اب نہ تجھ میں شانِ خودداری
تری یہ زندگی عالم میں بیشک ننگِ عالم ہے

عجب کچھ ہیں ترے طور و طریقے اس زمانے میں
نہ تجھ میں پختہ کاری ہے نہ وہ عزم مصمم ہے

کہاں ہے اب وہ تو کانپیں دلیرانِ جہاں جس سے
کہاں فتح و ظفر کا تیرے قبضے میں وہ پرچم ہے

جگا تکبیر کے نعروں سے پھر سوتی ہوئی دنیا
سنبھل تیرا نظامِ زندگی کس درجہ برہم ہے

تجھے احساس ہونا چاہئے کچھ اپنی ہستی کا
تری اچھائیوں کا کسقدر شیرازہ برہم ہے

ذرا اے قوم پھر بیدار کر دے ذرہ ذرہ کو
اگر کچھ احترام جذبۂ فاروقِ اعظم ہے

مجھے اشعار کہنے میں تامل کچھ نہیں ہوتا
یہ اے مریخ زیبا نارووی کا فیض کیا کم ہے